سرکاری رپورٹ

چوتھا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

منعقدہ ۱۸ جنوری ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲۔	وقفہ سوالات	۲
	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲۵
۴۔	تحریک استحقاق نمبر ۳ (منجانب مولانا عبدالواسع) (مسترد کردی گئی)	۲۹
۵۔	تحریک التوا نمبر ۳ (منجانب مولانا عبدالباری) (مسترد کردی گئی)	۳۱
۶۔	تحریک التوا نمبر ۸ منجانب محمد سرور خان کاکڑ	۳۸

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ جناب اسپیکر ------------ عبدالوحید بلوچ
۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر --------- ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی --------- مسٹر اختر حسین خان
۲۔ جوائنٹ سیکریٹری --------- محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۹۴ء بمطابق ۵ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ (بروز سہ شنبہ)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر

بوقت گیارہ بج کر پندرہ منٹ صبح۔ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ
وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

ترجمہ - اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو' اللہ تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا' جو شخص اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ وما علینا الا البلاغ۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر - اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ سوال نمبر ۲ مولانا عبدالباری صاحب کرے۔ دریافت فرمائیں۔

X ۲- **مولانا عبدالباری** - کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ صوبہ کے میونسپل کمیٹیوں بشمول میونسپل کارپوریشن کوئٹہ میں نئی اور پرانی ماڈل کی فائر بریگیڈ گاڑیوں کی تعداد کس قدر ہے نیز خراب اور صحیح گاڑیوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کی تفصیل بھی دی جائے

سردار ثناءاللہ خان زہری (وزیر بلدیات) ۔ میونسپل کارپوریشن کوئٹہ میں چار میونسپل فائر بریگیڈ گاڑیاں ہیں ان گاڑیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ کیو اے سی ۲۶۴۰ اسوزو ماڈل ۱۹۸۷

۲۔ کیو اے۔ اے ۱۷۹۰ اسوزو ماڈل ۱۹۷۴

۳۔ کیو اے ۴۱۴۵ بیڈفورڈ ماڈل ۱۹۸۰

۴۔ کیو اے ۸۰۲۱ بیڈفورڈ ماڈل ۱۹۸۰

یہ گاڑیاں بہتر اور کام کرنے کے حالت میں ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کوئٹہ میں میونسپل فائر بریگیڈ کی کوئی ناکارہ گاڑی نہیں ہے۔

باقی ماندہ تفصیل تاخیر سے موصول ہونے کی بناء پر پرنٹ نہ ہوسکا۔ لہٰذا صفحہ آخر پر ملاحظہ ہو۔

جناب اسپیکر ۔ مولانا عبدالباری صاحب آپ کا سوال نمبر دو ہے۔ اسی پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر صاحب اس سلسلے میں جو جواب یا گیا ہے وہ بالکل طفلانہ ہے وزیر صاحب ناراض نہ ہوں میں ان کے علم میں کچھ چیزیں لانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میں نے سوال کیا ہے سارے صوبے کی میونسپل کمیٹیوں کے بارے میں جب کہ جواب میں صرف میونسپل کارپوریشن کوئٹہ کے بارے میں دیا گیا ہے دوسری بات۔

سردار ثناءاللہ خان زہری (وزیر بلدیات) ۔ جناب اسپیکر صاحب مولانا صاحب اگر کوئی سوال کرتے ہین تو کم از کم اسے پہلے پڑھ تو لیں۔ میں نے سب سارے میونسپل کمیٹیوں کی گاڑیوں کی ڈیٹیل دی ہے آپ پہلے پڑھ تو لیں۔

مولانا عبدالباری ۔ وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ میں نے پوری ڈیٹیل دی ہے لیکن اس میں صرف چار گاڑیاں ہیں جو چوہتر اور اٹھاسی ماڈل کی ہیں یہاں ہر وزیر اور چیف سیکریٹری کے لیے نئی ماڈل کی گاڑیاں خریدی جاتی ہیں لیکن کوئٹہ شہر میں ایک گرڈ اسٹیشن ہے اور کوئٹہ سے سبی اور کوئٹہ سے پشین تک صرف چار گاڑی عوام کی خدمت کے لیے اور وہ بھی پرانی گاڑیاں ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) ۔ میں مولانا صاحب سے ریکویسٹ

request کرتا ہوں کہ وہ ایجنڈا پر آجائیں یہاں ساری تفصیلات دی ہوئی ہیں میرے خیال میں انہیں پراپر لی properly جواب نہیں ملے ہیں یہاں لکھا ہے کل ایک سو پندرہ گاڑیاں ہیں جن کی تفصیلات یہ ہیں مولانا صاحب آپ ایجنڈا پر آجائیں اس کے بعد آپ ادھر ادھر سے نہ ماریں۔ جتنی گاڑیاں آپ نے خریدی تھیں اب تک چل رہی ہیں گورنمنٹ نے کوئی نئی گاڑی نہیں خریدی ہے۔

مولانا عبدالباری - اصل بات یہ ہے جب ہم یہاں سال اٹھاتے ہیں دو یا تین دن کی بجائے ایک دن پہلے ملتا ہے اس میں تفصیل نہیں دی جاتی کیونکہ جواب میں گھپلا ہوتا ہے آج کیوں یہ جواب دیا گیا؟ گاڑی کے بارے میں پوچھا تھا اس طرح اس دن مولانا عبدالواسع صاحب نے ایس اینڈ جی اے ڈی سے پوچھا تھا اس دن ان کو جواب دیا گیا۔ اس طرح میں نے بلدیات کے بارے میں پوچھا تو مجھے آج ہی جواب دیا گیا ہے یہ کیا جواب ہے؟۔

وزیر بلدیات - آپ کو تو جواب مل گیا۔

مولانا عبدالباری - رولز آف بزنس میں لکھا ہے کہ جواب دو دن پہلے ملنا چاہیے۔

وزیر بلدیات - رولز آف بزنس میں یہ بھی لکھا ہے کہ پندرہ دن پہلے سوال ملنا چاہئے لیکن میرے خیال میں مولانا صاحب نے سات تاریخ کو اپنے سوالات ہمیں بھیجے ہیں پہنچائے ہیں۔ اسی وجہ سے مولانا صاحب کو چاہیے کہ وہ پندرہ دن پہلے سوال بھیجا کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) - مولانا صاحب رولز کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے آپ جواب پر آجائیں جواب آپ کے سامنے پڑا ہے آپ اس کو دیکھیں اگر جواب سے آپ مطمئن نہیں ہیں تو آپ ضمنی سوال کرسکتے ہیں۔

مولانا عبدالباری - اگر گورنمنٹ بغیر رولز کے اسمبلی چلا سکتی ہے تو چلائے پنچرا اسمبلی بغیر رولز کے چلائے۔ پنچرا اسمبلی۔ دوسری بات جناب اسپیکر صاحب اگر گورنمنٹ اپنے علم کو کچھ وسیع کرلے وہ یہ ہے کہ یہاں لکھا گیا ہے چار گاڑیاں بہتر کام کرنے کی حالت میں ہیں۔

وزیر بلدیات - جناب اسپیکر یہیں پر ڈیٹیل دی ہوئی ہے' وہ دیکھیں۔

مولانا عبدالباری - وزیر صاحب ڈیٹیل کی بات میں نہیں کر رہا ہوں میں ضمنی سوال کروں گا۔

وزیر بلدیات - آپ ضمنی سوال کریں میں اس کا جواب دوں گا۔ لیکن اس طرح بحث تو نہ کریں۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر صاحب یہیں جواب میں لکھا گیا ہے کہ گاڑیاں بہتر اور کام کرنے کی حالت میں ہیں جب میں نے رابطہ کیا اسٹیشن سے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ صرف ایک گاڑی کام کی حالت میں ہے میرے خیال میں محکمہ ان کو صحیح جواب نہیں دیتا صحیح جواب نہیں بتا رہا ہے یا وزیر صاحب نہیں بتا سکتے ہیں یہ کیا وجہ ہے۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر - ایک وقت میں ایک معزز رکن بات کریں۔

وزیر بلدیات - کون سی گاڑیاں۔ (مداخلت)

مولانا عبدالباری - میں نے میونسپل کارپوریشن کے بارے میں پوچھا ہے۔

وزیر بلدیات - وہ آپ کو کیوں بتائیں آپ منسٹر تو نہیں ہیں۔ (مداخلتیں)

جناب اسپیکر - بہ یک وقت صرف ایک معزز رکن بات کریں۔

وزیر بلدیات - مولانا صاحب آپ منسٹر تو نہیں ہیں کہ وہ آپ کو بتائیں کہ کتنی گاڑی کام کر رہی ہیں اور کتنی کام نہیں کر رہی ہیں۔(مداخلتیں)

جناب اسپیکر - بہ یک وقت ایک شخص بات کریں۔

مسٹر محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) - جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب نے ساری اسمبلی کو پنکچر کہا ہے اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔(مداخلتیں) وہ خود اگر پنکچر ہیں تو ساری اسمبلی بھی پنکچر ہے؟ اس سے ہمارا سارے معزز ارکان اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے (مداخلتیں) آپ خود اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ ریزائن کیوں نہیں دیتے؟ (شور)

جناب اسپیکر - ایک معزز رکن بہ یک وقت بات کریں۔ جو میٹر Matter ،

معاملہ آپ کے سامنے ہے اس پر بھی بات کریں۔

مولانا عبدالباری — حق کچھ تلخ ہوتا ہے۔ حقیقت تلخ ہوتی ہے سچ تو یہ ہے۔ بہر حال۔ میرے سوال کا محکمہ کی طرف سے جواب ہے کہ یہ گاڑیاں کام کرنے کی حالت میں ہیں جب میں نے خود اسٹیشن سے رابطہ قائم کیا تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک دانہ کام کی حالت میں ہے باقی سب خراب ہیں۔

وزیر بلدیات — کون سے اسٹیشن؟

جناب اسپیکر — آپ ایوان کے تقدس کا خیال رکھیں۔

وزیر بلدیات — میں مولانا صاحب سے پوچھتا ہوں کون سے اسٹیشن۔ ہوائی اسٹیشن۔ ریلوے اسٹیشن یا بس اسٹیشن سے؟

مولانا عبدالباری — فائر بریگیڈ اسٹیشن۔

وزیر بلدیات — چار فائر بریگیڈ اسٹیشن ہیں چاروں کام کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری — ذمہ دار افسر کہہ رہا ہے کہ صرف ایک۔

وزیر بلدیات — بھائی ذمہ دار افسر کیوں آپ کو بتائے آخر آپ پراونشل منسٹر تو نہیں ہیں کہ وہ آپ کو بتائے۔

مولانا عبدالباری — جب وہ منسٹر کو صحیح جواب نہیں بتا سکتے ہیں تو ان افسروں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔

وزیر بلدیات — آپ آئیں میرے چیمبر میں تشریف لائیں۔

مولانا عبدالباری — جب وہ آپ کو صحیح جواب نہیں بتا سکتے ہیں تو ایسے افسروں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔

وزیر بلدیات — مولانا صاحب آپ تسلی تو کریں۔ آپ میرے چیمبر میں آئیں میں ان کے خلاف کارروائی کروں گا۔ کہ انہوں نے آپ کے ساتھ غلط بیانی کی ہے ٹھیک ہے اب آپ

مطمئن ہیں؟

مولانا عبدالباری ۔ جزاک اللہ ۔ ٹھیک ہے وزیر صاحب میرے دوست ہیں سردار ہیں ۔ چیف آف جھالاوان ہیں اصل میں اس لیے وہ ہمیں دفتر میں نہیں ملتے ۔ میں انشاء اللہ آپ کے گھر آؤں گا۔

جناب اسپیکر ۔ سوال نمبر سولہ بھی مولانا عبدالباری صاحب کا ہے۔

مولانا عبدالباری ۔ یہاں تو لکھا ہے کہ اس کا جواب نہیں ملا ہے۔

وزیر بلدیات ۔ جواب دیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں جناب۔

مولانا عبدالباری ۔ میں ہی سوال کنندہ ہوں لیکن مجھے اس کا جواب نہیں پہنچایا گیا ہے۔

X ۱۶ **مولانا عبدالباری** ۔ کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ تحصیل گلستان ضلع پشین کے بلدیاتی انتخابات کب تک متوقع ہے؟

وزیر بلدیات ۔ جی امید کی جاسکتی ہے کہ موسم سرما کے اختتام کے بعد انشاء اللہ سب ڈویژن گلستان ضلع قلعہ عبداللہ میں بلدیاتی انتخابات کرائے جاسکیں گے۔

وزیر بلدیات : ۔ جناب والا! سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مولانا عبدالباری : ۔ جناب اسپیکر! جواب یہاں ہے نہیں وہ کیسے پڑھا ہوا تصور کرتے ہیں لکھا ہے جواب موصول نہیں ہوا۔

وزیر بلدیات : ۔ جناب والا! جواب موجود ہے۔ جی امید کی جاسکتی ہے کہ موسم سرما کے اختتام کے بعد انشاء اللہ سب ڈویژن گلستان ضلع قلعہ عبداللہ میں بلدیاتی انتخابات کرائے جاسکیں گے۔

مولانا عبدالباری : ۔ جناب والا! میں جو سوال کنندہ ہوں مجھے تو سوال کا جواب نہیں پہنچا لیکن اس میں جو یہ لکھا ہے کہ جی امید کی جاسکتی ہے کہ موسم سرما کے اختتام کے بعد

انشاء اللہ سب ڈویژن گلستان ضلع قلعہ عبداللہ میں بلدیاتی انتخاب کرائے جاسکیں گے۔ یہ یقین دھانی وزیر صاحب نے پچھلی اسمبلی میں بھی کروائی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ضلع پشین میں چار مرتبہ جنرل الیکشن ہوئے ہیں۔ اور ایک مرتبہ الیکشن تو پھر گلستان کے عوام نے کیا گناہ کیا ہے۔ تو اللہ کرے کہ وہ اس وعدہ پر قائم رہیں۔

وزیر بلدیات : ۔ مولانا صاحب آپ نے مجھے نصیحت کی ہے یا ضمنی سوال کیا ہے میں اس کا جواب دوں۔ یعنی نصیحت کی ہے تو نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری : ۔ آپ اسے نصیحت سمجھ لیں۔

وزیر بلدیات : ۔ یعنی نصیحت کی ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال نمبر ۱۷ مولانا عبدالباری صاحب کا ہے

X ۱۷ مولانا عبدالباری

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا زیر تعمیر بلدیہ پلازہ کوئٹہ کے نچلے حصے کی دکانیں فروخت ہوگئی ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو دکانوں اور خریداروں کی فہرست دی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پلازہ کی ایک ایک دکان کئی کئی لوگوں نے خریدی ہیں۔ اگر جوبا اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور اس کا حل کیا ہوگا نیز ان دکانوں کی تفصیل بھی دی جائیں۔

وزیر بلدیات ۔ (الف) جی نہیں بلدیہ شاپنگ کمپلیکس کے نچلے حصہ کی دکانیں کرایہ پر دی گئی ہیں۔ فہرست درج ذیل ہے لیکن ابھی تک تعمیر کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔

(ب) جی نہیں پلازہ کی دکانیں کئی کئی لوگوں نے خریدی ہیں ۔ مجاز اتھارٹی سے باقاعدہ احکامات حاصل کئے جانے کے بعد ان کا اندراج ریکارڈ میں موجود ہے فہرست جس میں تفصیل حسب ذیل ہے۔

سابقہ میئر کی طرف سے الاٹ کردہ

نمبر شمار	نام	تاریخ
۱۔	خدمت علی	۱۲ - ۱ - ۱۹۹۱

۲۔	حاجی نور علی	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۳۔	حبیب اللہ	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۴۔	محمد اسلم	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۵۔	محمد کریم	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۶۔	عبدالجید	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۷۔	عبدالقیوم	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۸۔	عبدالطاہر	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۹۔	عبدالغنی	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۰۔	محمد اکبر	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۱۔	حاجی مولاداد	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۲۔	تاج محمد	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۳۔	محمد شاہ	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۴۔	عبدالودود	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۵۔	عبدالصمد	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۶۔	عبدالغفور	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۷۔	عبدالمنان	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۸۔	محی الدین	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۱۹۔	نجیب اللہ	۱۶ - ۱ - ۱۹۹۱
۲۰۔	زبیر	۲ - ۵ - ۱۹۹۱
۲۱۔	عبدالروف	۲ - ۵ - ۱۹۹۱
۲۲۔	عبدالحق	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۲۳۔	سلطان احمد	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۲۴۔	نظر	۹ - ۶ - ۱۹۹۱

۲۵-	شاہ زمان	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۲۶-	زین الدین	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۲۷-	عبدالحیٔ	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۲۸-	صلاح الدین	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۲۹-	محمد عمر	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۰-	محمد داؤد	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۱-	محمد حیدر	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۲-	ذوالفقار علی	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۳-	داؤد شاہ	۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۴-	عبدالرشید	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۵-	رحمت اللہ	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۶-	عبداللطیف	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۷-	عصمت اللہ	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۸-	محمود احمد	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۳۹-	عبدالقادر	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۴۰-	عزیر احمد	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۴۱-	حاجی شادی خان	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۴۲-	محمد قاسم	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۴۳-	ظہور احمد	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۴۴-	غلام جان	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۴۵-	علی احمد	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۴۶-	داد محمد	۱۹ - ۶ - ۱۹۹۱
۴۷-	احمد شاہ	۱۳ - ۷ - ۹۱
۴۸-	نور احمد	۱۵ - ۷ - ۹۱

۴۹-	تاج محمد	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۰-	غلام علی	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۱-	حاجی غلام	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۲-	خلیل احمد	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۳-	محمد اسماعیل	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۴-	حاجی جمعہ خان	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۵-	الیس حسین	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۶-	محمد یوسف	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۷-	دری خان	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۸-	عبدالقدوس	۱۵ - ۷ - ۹۱
۵۹-	ناصر احمد	۱۵ - ۷ - ۹۱
۶۰-	منظور احمد	۱۵ - ۷ - ۹۱
۶۱-	عبدالغنی	۱۵ - ۷ - ۹۱
۶۲-	محمد انور	۱۶ - ۷ - ۹۱
۶۳-	ممتاز علی	۱۶ - ۷ - ۹۱
۶۴-	رستم خان-	۱۷ - ۷ - ۹۱
۶۵-	محمد اشرف	۱۷ - ۷ - ۹۱
۶۶-	محمد حنیف	۲۰ - ۷ - ۹۱
۶۷-	اسلم ولد عبدالصمد	۱ - ۸ - ۹۱
۶۸-	حاجی حبیب اللہ خان	۱ - ۸ - ۹۱
۶۹-	عبدالرحمٰن	۱۵ - ۱۲ - ۹۱
۷۰-	نذر محمد	۷ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۷۱-	حمید اللہ	۷ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۷۲-	حاجی محمد رمضان	۷ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)

۷۳-	ڈاکٹر عبدالعزیز قریشی	۸ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۷۴-	ڈاکٹر عبدالعزیز قریشی	۸ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۷۵-	جاوید اقبال	۸ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۷۶-	علاؤالدین	۹ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۷۷-	محمد زمان	۹ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۷۸-	سردار بہادر خان بنگلزئی	۱۰ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۷۹-	مسز نصرت جعفری	۱۰ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۰-	عبدالرحمٰن ولد غوث بخش	۱۰ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۱-	محمد وفا	۱۰ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۲-	عبدالرحمٰن ولد ساول خان زہری	۱۶ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۳-	عبدالرحمٰن ولد غلام محمد زہری	۱۶ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۴-	شیر زمان ولد عبدالعزیز	۱۶ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۵-	نذر احمد ولد احمد بیگ زہری	۱۶ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۶-	سردار نصیر احمد زہری	۱۶ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۷-	منظور احمد ولد گوہر خان زہری	۱۶ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۸-	نور احمد ولد رشید خان زہری	۱۶ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۸۹-	نذر احمد بھٹ	۲۰ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۹۰-	سید غلام محمد	۲۱ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۹۱-	مقبول احمد رانا	۲۴ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۹۲-	مقبول احمد رانا	۲۴ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۹۳-	مقبول احمد رانا	۲۴ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۹۴-	مقبول احمد رانا	۲۴ - ۱۰ - ۹۱(N-B-P)
۹۵-	نسیم الرحمن	۳۰ - ۱۱ - ۱۹۹۱(N-B-P)
۹۶-	سلیمہ رضا	۱۹ - ۱۲ - ۹۱(N-B-P)

۹۷-	غلام مصطفیٰ	(N-B-P)۹۲ - ۱ - ۲
۹۸-	راجہ ہمایوں	(N-B-P)۹۲ - ۱ - ۲۶
۹۹-	راجہ کامران	(N-B-P)۹۲ - ۱ - ۲۶
۱۰۰-	حق داد	(N-B-P)۹۲ - ۳ - ۱۴
۱۰۱-	میجر مشتاق احمد	(N-B-P)۹۲ - ۳ - ۱۴
۱۰۲-	منظور احمد	(N-B-P)۹۳ - ۹ - ۲۸
۱۰۳-	اکرام اللہ	(N-B-P)۹۳ - ۹ - ۲۸

اطلاعی خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں لیکن کوئی رقم جمع نہیں کیا گیا ہے

۱۰۴- فقیر الدین
۱۰۵- نور محمد لہڑی
۱۰۶- نور محمد
۱۰۷- محمد عمران ولد فضل الرحمٰن
۱۰۸- سید محمد اسلم
۱۰۹- عبدالرشید موتی رام روڈ
۱۱۰- محمد یوسف ولد محمد صدیق
۱۱۲- محراب معین خان
۱۱۳- شکیل احمد
۱۱۴- محمد یعقوب نوشیروانی
۱۱۵- احمد حسین ولد محمد حسین
۱۱۶- نیاز محمد
۱۱۷- روزی خان
۱۱۸- نعمت اللہ
۱۱۹- مستی خان
۱۲۰- عبداللہ خان

وزیر بلدیات : ۔ جناب والا! اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مولانا عبدالباری : ۔ جی نہیں۔ جناب والا! فارسی کا مقولہ ہے کہ من چی میگوئیم تنبورہ چی می سازد۔ جناب سوال یہ تھا کہ کیا زیر تعمیر بلدیہ پلازہ کوئٹہ کے نچلے حصے کی دکانیں فروخت ہوگئیں ہیں۔ جواب میں ہے جی ہاں۔ تو فروخت میں جی ہاں کیا۔ جناب اسپیکر صاحب آپ کو اور مجھے جو یہ جواب سوال کے پہنچاتے ہیں جی نہیں ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : ۔ جناب والا! پہلے انہوں نے کہا تھا کہ جی ہاں بعد میں کہا جی نہیں۔ تو ہم کیسے صحیح سمجھیں۔ جب انہوں نے لکھا ہوا جواب دیا تو جی ہاں اور جب بعد میں انہیں غلطی کا احساس ہوا تو پھر انہوں نے جواب دیا جی نہیں تو آپ بتائیں کہ کونسا جواب صحیح ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک : ۔ سرور خان یہ ڈیپارٹمنٹ کا جواب نہیں ہے یہ سیکرٹریٹ کا جواب ہے۔

جناب اسپیکر : ۔ میرے خیال میں یہ پروف ریڈنگ کی غلطی ہے۔ جسے بعد میں صحیح کیا گیا ہے۔ اور اس کی تصحیح کی گئی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : ۔ جناب والا! آپ بتائیں کہ لکھ کر بھیجا ہے جی ہاں۔ اور بعد میں انہوں نے کہا ہے کہ جی نہیں۔ یا پھر کوئی ایسا معاملہ ہے جسے چھپانے کے لیے لکھا ہے کہ جی نہیں۔ اس کی پھر کون تصدیق کرے گا۔

جناب اسپیکر : ۔ میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے-----

میر عبدالنبی جمالی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) ۔ جناب والا! اسے صحیح کیا گیا ہے-----

ملک محمد سرور خان کاکڑ : ۔ اسے کیسے صحیح کیا گیا ہے۔ مجھے کیے معلوم ہو اور بعد

میں۔۔۔۔۔(باہمی گفتگو)

جناب اسپیکر : – جب میں بول رہا ہوں تو آپ میری بات سنیں۔ اور جب میں بول رہا ہوں تو پلیز آپ خاموش رہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ پروف ریڈنگ کی غلطی ہوئی ہے۔ اور مہربانی فرمائیں جس طرح لکھا ہوا ہے اس طرح تصور کیا جائے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : – جناب والا! جی ہاں پرنٹ ہوا ہے جب کہ جی ہاں ایک آدمی نے اپنے قلم سے لکھا ہے۔ للذا جو پرنٹ ہوا ہے وہ صحیح ہے یا جو ہاتھ سے لکھا ہے وہ صحیح ہے۔

جناب اسپیکر : – میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ پروف ریڈنگ کی غلطی ہوئی ہے۔ اور اس لیے اس کی دوبارہ تصحیح کی گئی ہے۔ اس لیے اسے جی نہیں تصور کیا جائے۔

مولانا عبدالباری : – جناب اسپیکر! آپ باقی باتیں چھوڑ دیں اس سوال پر میں ضمنی سوال کروں گا۔

جناب اسپیکر : – جی فرمایئے۔

مولانا عبدالباری : – وہ یہ ہے دراصل میں اور حقیقت میں کہ جن لوگوں کا حق بنتا ہے وہ دو گروپ ہیں ایک ۱۲۱ گروپ کا جس کی تفصیل محکمہ بلدیات نے دی ہے۔ وہ ۱۲۱ میں سے تقریباً جن لوگوں کو دکانیں ملیں ہیں وہ ۱۹ ہیں۔ ۱۹ کو دکانیں ملیں ہوئی ہیں۔ اور ان ۱۲۱ لوگوں نے تقریباً ڈھائی سال پہلے فی کس بیس ہزار روپے بنک میں جمع کروائے تھے۔ لیکن ابھی تک ان دکانوں کی تعمیر کرائی گئی ہے اور نہ ہی انہیں دکانیں دی گئی ہیں۔ دوسری بات جو دوسرا گروپ ہے وہ ۳۶ کا ہے چھتیں کے گروپ سے یہ فیصلہ طے پایا تھا کہ فائیر بریگیڈ اسٹیشن کے مقام پر ہم آپ کو دکانیں بنا کر دیں گے۔ اس پر سپریم کورٹ نے بھی فیصلہ دیا ہے۔

ابھی تک یہ دکانیں نہیں بنی ہیں۔ تو میرے خیال میں ایسی حالت میں وزیر صاحب سمجھتے ہیں۔

وزیر بلدیات — جناب والا! آپ نے ضمنی سوال کیا ہے۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ جناب اسپیکر! جہاں تک بیس منٹ base ment بنی ہوئی تھی۔ سابقہ میئر نے یا سابق ایڈ منسٹریٹر نے کچھ لوگوں کو دکانیں الاٹ کر کے دیں۔ ایک دن اچانک میں نے وہاں کا معائنہ کیا۔ بلدیہ شاپنگ پلازہ کا۔ وہاں پر جو کارپارکنگ ہے۔ وہ کارپارکنگ اس طرح انڈر گراونڈ بنی ہوئی ہے۔ اس کے سامنے دکانیں آجاتی ہیں۔ جس سے کارپارکنگ کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس وجہ سے میں نے خود آرڈر کئے جب تک دوبارہ میرے آرڈر نہیں ہوتے اسے روک دیا جائے اسے روکنے کے بعد لوگوں سے بیس بیس ہزار روپے لے کر ان لوگوں کو یہ دکانیں الاٹ کی گئی تھیں۔ ان میں سے ۱۹ آدمی جن کے بارے میں مولانا صاحب سے وضاحت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ ان میں سے ۱۹ انیس آدمی سپریم کورٹ میں چلے گئے ہیں۔ سپریم کورٹ نے ان ۱۹ انیس آدمیوں سے کہا ہے کہ انہیں یہ دکانیں دے دیں۔ باقی جتنے لوگ ہیں انہیں بھی ہم نے دکانیں تعمیر کرنے نہیں دی ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے پیسے جمع کیے ہیں اور جن لوگوں کے پیسے جمع ہیں ہم بیٹھ کر اس پر فیصلہ کریں گے۔ ہماری کیبنٹ ابھی بنی ہے۔ اور اس پر بات کریں گے اور اس پر جو بھی مناسب فیصلہ ہوگا۔ اور میں مولانا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر ایک اچھا فیصلہ ہوگا۔ اور انشاء اللہ اس پر ایک اچھا فیصلہ ہوگا۔

مولانا عبدالباری : — جناب اسپیکر! میں وزیر صاحب کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ اس پلازہ پر اول نمبر پر تو کوئٹہ کے رہائش پذیر لوگوں کا حق بنتا ہے اگر یہاں پر الاٹمنٹ ہو جائے خضدار والوں کی جیسا کہ سیریل نمبر ۸۲ پر ہے عبدالرحمن ولد ساول خان زہری اور نمبر ۸۳ پر ہے عبدالرحمن ولد غلام محمد زہری تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئٹہ کے لوگوں کی حق تلفی ہے۔ اس پر بھی نظر ثانی فرمائیں۔

وزیر بلدیات : — جناب اسپیکر! صاحب جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ سابقہ دور کے میئر کے دور میں ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے میں نے اسے کینسل cancel کیا۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ میں نے خود جا کر وہاں معائنہ کیا ہے اور یہ دیکھا ہے کہ اس میں گھپلا ہوا اور میں نے اس لیے اسے کینسل کیا۔ اسی وجہ سے میں آپ کو بتلا رہا ہوں۔

مولانا عبدالباری : ۔ جناب والا! دو سال سے پیسے بنک میں پڑے ہوئے ہیں اس پر کوئی تحقیقاتی کمیشن دیں۔ تاکہ اس میں جو بات ہوئی ہے اس کی درستگی ہو۔ اس میں ڈسٹرکٹ کونسل چیئرمین خضدار نے بھی ایک دکان لی ہے۔ اور پھر ایسی خریداری ہے کہ ایک آدمی نے دکان لی دوسرے پر فروخت کی دوسرے نے دکان لی تیسرے پر فروخت کی۔ کل ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھے رسید دکھائی۔ خضدار والوں نے دکان لی ہے اور وہ کسی اور پر فروخت کردی ہے۔ اور یہ بات کب تک جاری رہے گی۔

وزیر بلدیات : ۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا ہے ہم سب بلوچستانی ہیں ہم سب کا حق ہے کوئٹہ میں کاروبار کرنے کا۔ اب یہ نہیں ہے کہ سریاب والوں کو بلدیہ پلازہ میں کاروبار کرنے کا حق نہیں ہے۔ خضدار والوں کو حق نہیں ہے ایک لیگل کام ہے انہوں نے پیسے جمع کرائے ہیں۔ ان کا حق ہے کہ انہیں الاٹ کیا جائے۔ اور میں آپ کو مولانا صاحب بتاؤ کہ ہم سب بلوچستانی ہیں قلعہ عبداللہ والوں کو بھی حق ہے اور اسی طرح خضدار والوں کو بھی حق ہے بلدیہ پلازہ میں۔

مولانا عبدالباری : ۔ جناب والا! خضدار میں جو دکان ہے اس پر خضدار والوں کا پہلے حق بنتا ہے۔

وزیر بلدیات : ۔ جناب اسپیکر! دوسری بات یہ ہے جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک کے بعد دوسرے کو دوسرے کے بعد تیسرے کو۔ اس میں وضاحت سے یہ بات دی ہوئی ہے کہ ہمیشہ کرنے کا یا دوسرے کو دینا کا انہیں اختیار ہے وہ دوسرے کو دے سکتے ہیں۔ اس میں ہماری گورنمنٹ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ وہ اس آدمی کی ذمہ داری ہے جسے ہم نے الاٹ کیا ہے۔ وہ کسی اور کو دے دیتا ہے تو اس میں ہمارا تو کوئی قصور نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری : ۔ آپ کی بات ختم ہو گئی ہے۔ جناب اسپیکر! سب ممبران صاحبان دیکھتے ہیں کہ اس میں گھپلا ہوا ہے۔ اور دو سال سے لوگوں کے پیسے پڑے ہوئے ہیں۔ یا پیسے واپس کریں یا انہیں دکانیں دے دیں۔ ابھی تو پتہ نہیں کب تک یہ بات رہے گی۔۔

وزیر بلدیات : ۔ مولانا صاحب آپ بلیک میل نہ کریں۔ دکانیں دینا ہوا تو ہم

گورنمنٹ کے تھرو دیں گے۔ میں یہ آپ کو کہہ رہا ہوں لیکن آپ اپنی سیاسی بات سے کہیں گے تو اس طرح ہم دکانیں نہیں دیں گے ------ میں بلیک میل ہونے والا آدمی نہیں ہوں۔ آپ آئیں میرے چیمبر میں بیٹھیں۔

مولانا عبدالباری : - جناب اسپیکر! جب میں جاتا ہوں تو وزیر صاحب چیمبر میں نہیں ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر! : - ایک وقت میں ایک معزز رکن بات کرے۔

مولانا عبدالباری : - جناب والا! یہ حق ہم کسی کو نہیں دیں گے کہ وہ کوئٹہ کے لوگوں کی حق تلفی کرے۔ کوئی ہو حاکم ہو یا محکوم ہو یہ کیبنٹ آج ہے کل اور بنے یا پھر کبھی بنے اور پھر یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ یہ کیبنٹ کب تک چلے گی لوگوں کے جو حق ہیں وہ کیوں نہیں دے رہے ہیں اور اس پر تحقیقاتی کمیشن بٹھائیں وزیر اعلیٰ صاحب اس کے متعلق کچھ فرمائیں تحقیقات کریں یا کمیشن بٹھائیں میرے خیال میں کافی گھپلا ہوا ہے۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) - جناب والا عوام کی چیز میں سب کا حق ہے ابھی آپ کے آدھے پٹھانوں کی الاٹ منٹ ہمارے پاس ہے ہم ان کو یہ بولیں کہ ہمارا علاقہ ہے آپ نکل جائیں مولانا صاحب یہ سب کا حق ہے بلدیہ شاپنگ پلازہ بھی حکومت کی چیز ہے سب بلوچستانیوں کی ہے۔

مولانا عبدالباری : - جناب اسپیکر جب ایک آدمی پر دکان فروخت کردی تو اس کا حق ہے آپ نے ایک دفعہ دکان فروخت کر دیا ہے پھر خضدار والے یہاں پر ملوث ہو رہے ہیں خضدار والوں پر تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میرے خیال میں یہاں کے جو کیبن والے ہیں ان کا اولین حق بنتا ہے جن کے پاس سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی موجود ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے بھی فیصلہ کیا ہوا ہے بیس ہزار بھی بنک میں ان کے جمع ہیں اور اب ان لوگوں کا حق بنتا ہے حق کی بات ہے۔ مانے یا نہ مانے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) - جناب والا! یہ تو پرائیٹ کی بات ہے جس کی پہلے

درخواست آئے گی اس کو پہلے حق دیا جائے گا جس کی درخواست بعد میں آئے گی اس کو بعد میں حق دیا جائے گا۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) - جناب والا میرے خیال میں وزیر بلدیات نے اس کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے مولانا صاحب کو اس سے مطمئن ہونا چاہئے اگر آئندہ آپ نے سمجھا کہ ایسی کوئی بات ہوئی ہے جو کہ ہم کوئٹہ کے لوگوں کے رائٹس کو پروٹیکٹ protect کرتے ہیں اور بلوچستان کے لوگوں کو بھی اس میں جو بات بعد میں دیکھیں وزیر بلدیات صاحب سے پھر بات کر سکتے ہیں۔ اس مسئلے کے متعلق جو وزیر بلدیات نے بتا دیا ہے کہ جناب اسپیکر صاحب اس مسئلے کو وائنڈ اپ wind up ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین : - جناب والا کیا اپوزیشن والوں کو حق نہیں ہے کہ وہ بات کریں۔

جناب اسپیکر : - آپ سب تشریف رکھیں اب سوال نمبر ۵۹ ہو گا۔

X ۵۹ مولانا عبدالواسع - کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ محکمہ بلدیات میں موجود سرکاری گاڑیوں کی تعداد کس قدر ہے اور مذکورہ گاڑیاں کن کن کے زیر استعمال ہیں نیز گاڑی نمبروں کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر بلدیات - محکمہ بلدیات میں کل ۱۱۵ سرکاری گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

کوئٹہ میونسپل کارپوریشن	۱۲
بلوچستان لوکل گورنمنٹ بورڈ	۴
ٹاؤن کمیٹی حب	۵
ٹاؤن کمیٹی گڈانی	۲
لوکل گورنمنٹ ونگ	۵۶
ضلع کونسل کوئٹہ	۴
ضلع کونسل ہاماسوائے قلعہ عبداللہ و آواران	۲۳

میونسپل کمیٹی چمن	۱
میونسپل کمیٹی لورالائی	۱
رورل ڈیولپمنٹ اکیڈمی	۳

جن آفیسران کے پاس جو گاڑیاں زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل بمعہ گاڑی نمبر منسلک ہے۔

ٹاؤن کمیٹی حب فہرست گاڑی

نمبر شمار	گاڑی نمبر	زیر استعمال
۱۔	LSA 13	اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ
۲۔	LSA 7130	سیکریٹری ٹاؤن کمیٹی حب
۳۔	LSA 7131	ایس ڈی او لوکل گورنمنٹ
۴۔	LSA 8800	چیئرمین ضلع کونسل
۵۔	LSA 7706	اسٹاف کار

ٹاؤن کمیٹی گڈانی

۱۔	نمبر وصول نہیں ہوئے ہیں۔	زیر استعمال چیئرمین
۲۔	نمبر وصول نہیں ہوئے ہیں۔	زیر استعمال چیف آفیسر

(۲۳) ضلع کونسل '(ماسوائے ضلع کونسل کوئٹہ گاڑی کے نمبر وصول ہوئے ہیں جب کہ ہر ضلع کونسل کے چیئرمین کے پاس ایک گاڑی ہے) نیز چیئرمین ضلع کونسل آواران اور قلعہ عبداللہ کے پاس گاڑی نہیں ہے)

فہرست گاڑیاں / نمبر میونسپل کمیٹی

نمبر شمار	نام میونسپل کمیٹی	گاڑی نمبر	زیر استعمال
۱۔	میونسپل کمیٹی چمن	نمبر وصول نہیں ہوا۔	چیئرمین میونسپل کمیٹی
۲۔	میونسپل کمیٹی لورالائی	نمبر وصول نہیں ہوا۔	چیئرمین میونسپل کمیٹی

جواب

صوبائی لوکل گورنمنٹ بورڈ میں کل ۴ سرکاری گاڑیاں موجود ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل ہے :-

نمبر شمار	گاڑی نمبر	زیر استعمال
۱۔	گاڑی نمبر LSA/۹۰۸۰ (پجارو)	سیکریٹری محکمہ بلدیات بلوچستان
۲۔	گاڑی نمبر GAD/۳۴۰۰ (پجارو)	سیکریٹری بلوچستان لوکل گورنمنٹ بورڈ
۳۔	گاڑی نمبر GAD/۹۰۲۰ (سوزوکی وین)	بلوچستان لوکل گورنمنٹ بورڈ
۴۔	گاڑی نمبر QAE/۶۱۷۶ (سوزوکی کار)	چیئرمین بلوچستان لوکل گورنمنٹ بورڈ

جواب

درج ذیل گاڑیاں جو کہ ضلع کونسل کوئٹہ کی ملکیت ہیں مندرجہ ذیل افسران کے زیر استعمال ہیں :-

نمبر شمار	گاڑی نمبر	زیر استعمال
۱۔	QAD-8000	چیف آفیسر ضلع کونسل کوئٹہ
۲۔	QAC-2752	اسسٹنٹ ڈائریکٹر / اسسٹنٹ انجینئرنگ لوکل گورنمنٹ
۳۔	QAF-5111	ایڈمنسٹریٹر ضلع کونسل کوئٹہ
۴۔	QAF-4705	ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کوئٹہ ڈویژن کوئٹہ

میونسپل کارپوریشن کے پاس کل ۱۸ گاڑیاں ہیں جو پرنسپل ممبران کے زیر استعمال ہیں پرنسپل آفیسر صاحبان کی گاڑیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	گاڑی نمبر	زیر استعمال
۱۔	QAE ۷۶	میونسپل کمشنر
۲۔	LIT ۲۲۲۲	چیف آفیسر
۳۔	QAC ۹۹۲۳	آفیسر صفائی
۴۔	QAC ۹۹۲۲	آرکیٹیکٹ

۵-	QAD ۴۳۰۶	میونسپل مجسٹریٹ
۶-	QAD ۵۹۳۰	ماہر صحت
۷-	QAD ۴۳۰۴	اسسٹنٹ انجینئر (میکنیکل)
۸-	QAD ۵۹۳۸	میونسپل انجینئر
۹-	QAA ۳۳۳۳	آفیسر تعلقات عامہ
۱۰-	QAD ۴۳۰۷	اسٹریٹ لائٹس
۱۱-	QAA ۴۱۴۰	ایضاً
۱۲-	QAD ۶۶۴۶	ایس ڈی او واٹر سپلائی
۱۳-	QAA ۸۷۹۵	شعبہ چونگی
۱۴-	QAA ۹۹۰۹	ایضاً
۱۵-	QAA ۹۹۰۶	ایضاً
۱۶-	QAD ۴۱۹۰	ایضاً

محکمہ بلدیات و دیہی ترقی کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل

نمبر شمار	گاڑی نمبر	میک و ماڈل	آفیسر جس کے زیر استعمال ہے۔
۱-	QAF-4705	لینڈ کروزر (جیپ) ۱۹۹۲ء	ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کوئٹہ ڈویژن کوئٹہ۔
۲-	GP-0077	سوزوکی جیپ۔	ٹاؤن پلانر۔ ایل۔ جی۔ کوئٹہ ڈویژن
۳-	PN-4902	ٹویوٹا ہائی لکس (یونیسف) ۱۹۹۱ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر۔ ایل.جی۔ پشین
۴-	CJ-7	نیا ڈر۔ ۱۹۷۵ء	ڈیولپمنٹ آفیسر۔ ایل۔ جی۔ پشین
۵-	KCH-8588	نیا ڈر۔ ۱۹۸۱ء	ڈیولپمنٹ آفیسر۔ ایل۔ جی۔ ہارشور۔
۶-	CI-160	جیپ CJ-7 ۱۹۷۷ء	ڈیولپمنٹ آفیسر۔ ایل۔ جی۔ نوشکی
۷-	QAC-2752	ڈائی ہاتسو جیپ ۱۹۸۳ء	اسسٹنٹ انجینئر ایل۔ جی۔ کوئٹہ
۸-	QAF-5111	لینڈ کروزر۔ ۱۹۹۲ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر۔ ایل۔ جی۔ کوئٹہ

۹-	SI-404	لینڈ کروزر-۱۹۹۲ء	ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ سبی ڈویژن
۱۰-	SI-2300	سوزوکی جیپ ۱۹۸۹ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-سبی
۱۱-	SI-918	جیپ 5791G.G.5	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-سبی
۱۲-	KU(T)-423	روکی جیپ ۱۹۸۳ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-کوہلو
۱۳-	KU(T)-264	ڈائی ہاٹسو جیپ ۱۹۸۲ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-کوہلو
۱۴-	KU(T)-574	راکی جیپ ۱۹۸۹ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-ڈیرہ بگٹی
۱۵-	KSF-30	سوزوکی جیپ-	ڈیولپمنٹ آفیسر ایل-جی-مسلم باغ-
۱۶-	QAA-8019	ڈائی ہاٹسو ۱۹۸۲ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-موسیٰ خیل-
۱۷-	ZBT-4835	ڈبل سیٹر پک اپ (یونیسف) ۱۹۸۹ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-ژوب
۱۸-	LI(T)-5617	ٹویوٹا-ڈبل سیٹر-۱۹۸۹ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-لورالائی
۱۹-	LI-883	پاک-5-CJ-۱۹۷۴ء	ڈیولپمنٹ آفیسر ایل-جی-بوری
۲۰-	LI-650	پاک-5-CJ-۱۹۷۴ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-دکی
۲۱-	NIL	سوزوکی جیپ-۱۹۸۷ء	اسسٹنٹ انجینئر-ایل-جی-قلعہ سیف اللہ
۲۲-	LI(T)-7019	ٹویوٹا-پک اپ (یونیسف) ۱۹۹۱ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-قلعہ سیف اللہ
۲۳-	LI(T)-2875	ڈائی ہاٹسو جیپ-	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-بارکھان
۲۴-	KZ-137	ڈائی ہاٹسو جیپ ۱۹۸۲ء	ڈائریکٹر-ایل جی-قلات ڈویژن
۲۵-	KI-142	ڈائی ہاٹسو جیپ ۱۹۸۲ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-مستونگ
۲۶-	LSA-13	پجارو ۳ دور-۱۹۸۸ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-لسبیلہ
۲۷-	LSA-414	سوزوکی جیپ-۱۹۸۷ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-اتھل
۲۸-	LSA-713	CJ-5 ۱۹۷۵ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-بیلہ
۲۹-	KN-52	ڈائی ہاٹسو جیپ ۱۹۸۲ء	اسسٹنٹ انجینئر-ایل-جی-خاران
۳۰-	KN-220	ٹویوٹا پک-اپ-۱۹۸۹ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-خاران
۳۱-	KL-1597	ٹویوٹا-پک اپ-۱۹۹۲ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل جی قلات-

۳۲-	KL-1511	سوزوکی جیپ-۱۹۸۶ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-قلات
۳۳-	T . T-648	ٹسوبیشی-۱۹۹۱ء	ڈائریکٹر-ایل-جی-مکران ڈویژن
۳۴-	ME-9497	سوزوکی جیپ-۱۹۸۸ء	پلاننگ آفیسر-ایل-جی-مکران
۳۵-	T . T-83	CJ-8 جیپ-۱۹۸۶ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-تربت
۳۶-	T . T-84	ٹویوٹا ہائیلکس-۱۹۹۱ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-تربت
۳۷-	ME-8426	ڈائی ہاٹسو جیپ-۱۹۸۲ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-تربت
۳۸-	ME-8432	ڈائی ہاٹسو جیپ-۱۹۸۱ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-پنجگور
۳۹-	ME-876	CJ-5 نیادر-۱۹۷۴ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-پنجگور
۴۰-	GR-33	سوزوکی جیپ ۱۹۹۲ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-گوادر
۴۱-	ME-8437	ڈائی ہاٹسو جیپ-۱۹۸۲ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-گوادر
۴۲-	TU-102	سوزوکی جیپ-۱۹۹۲ء	ڈائریکٹر-ایل-جی-نصیر آباد ڈویژن
۴۳-	ND-1663	سوزوکی جیپ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-جعفر آباد
۴۴-	KI-266	ڈائی ہاٹسو جیپ-۱۹۸۲ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایل-جی-بولان بمقام ڈھاڈر
۴۵-	KI-222	ڈائی ہاٹسو جیپ-۱۹۸۲ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-ڈھاڈر
۴۶-	SI-877	نیادر جیپ-۱۹۷۳ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-بالاناڑی
۴۷-	SI-986	نیادر جیپ-۱۹۷۳ء	ڈیولپمنٹ آفیسر-ایل-جی-لہڑی
۴۸-	ND-748	ڈائی ہاٹسو جیپ-۱۹۸۳ء	اسسٹنٹ ڈائریکٹر-ایل-جی-ڈیرہ-مراد-جمالی
۴۹-	LSA-7704	ٹویوٹا لینڈ کروزر-۱۹۹۲ء	ڈائریکٹر-جنرل-ایل-جی-کوئٹہ
۵۰-	AD-22-175	مرسیڈیز بنز (پروجیکٹ وہیکل) ۱۹۸۳ء	ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) ہیڈ کوارٹر
۵۱-	PN-3691	سوزوکی جیپ-۱۹۸۹ء	ڈپٹی ڈائریکٹر-ہیڈ کوارٹر
۵۲-	QAF-5858	راکی جیپ (پروجیکٹ وہیکل) ۱۹۸۹	وائر ایند سینلیشن سیل
۵۳-	QAE-672	سوزوکی جیپ (پروجیکٹ وہیکل) ۱۹۸۸ء	منسٹر لوکل گورنمنٹ

۵۴- QAE-5858 ٹویوٹا پک اپ-۱۹۸۹ء منسٹر لوکل گورنمنٹ

۵۵- QAC-4150 سوزوکی وین-۱۹۸۲ء دفتری کاموں کے استعمال میں ہے-

۵۶- LIT-6700 سوزوکی جیپ ۱۹۹۲ء پرائیویٹ سیکریٹری ٹو منسٹر لوکل گورنمنٹ

مولانا عبدالواسع - جناب اسپیکر ہم اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ پہلا ایجنڈا جو ہمیں دیا تھا اس میں لکھا تھا کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے اب عین وقت پر یہ جواب موصول ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اب اپنی غلطی کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں-

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) - جناب مولانا صاحب یہ تمام گاڑیوں کی ڈیٹیل دی ہوئی ہے اور آپ اس پر ضمنی سوال کرسکتے ہیں اور اگر آپ مطمئن نہیں ہوتے ہیں تو سوال دیں- آئندہ سیشن کے لئے لکھ کر دیں-

مولانا عبدالواسع - جناب یہ عین وقت پر جواب پہنچایا ہے- دو دن پہلے ہونا چاہئے-

وزیر بلدیات - میں آپ کو عرض کررہا ہوں اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو آئندہ سیشن کے لئے رکھ دیں تو میں آپ کو جواب دے دوں گا ویسے جواب آیا ہوا ہے-

مولانا عبدالواسع - پہلے جواب کیوں نہیں دیا ہے- پہلے کارروائی میں لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا- ایس اینڈ جی اے ڈی والوں نے بھی یہ کہا ہوا ہے-

جناب اسپیکر - اس پر کوئی ضمنی سوال ہو تو پوچھ سکتے ہیں- نئے سوال کے لئے سیکرٹریٹ کو تحریری طور پر دے دیں-

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر - سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں-

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) - حاجی ملک گل زمان خان کاسی نجی دورے پر ہونے کی وجہ سے ۱۵ر جنوری کے اجلاس میں شرکت نہ کرسکے تھے اس لئے انہوں نے ۱۵جنوری کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے-

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر حاجی صاحب تو بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر - یہ پندرہ کی درخواست ہے۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - میر طارق محمود کھیتران نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر اسلام آباد اور کراچی جارہے ہیں اس لئے انہوں نے ۱۸ جنوری اور ۲۰ جنوری کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - سردار میر چاکر خان ڈومکی کی طبیعت خراب ہے اس وجہ سے انہوں نے ۱۸ اور ۲۰ جنوری کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - جناب شیر جان بلوچ اور محمد صادق عمرانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہٰذا آج کے اجلاس کے لئے رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - مولانا عبدالواسع صاحب اپنی تحریک استحقاق نمبر ۳ پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں درج ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔

واقعہ یہ ہے کہ ضمنی الیکشن این اے ۱۹۸ پشین مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۹۳ء کو بحیثیت الیکشن ایجنٹ

میری ڈیوٹی پشین اور اس کے گردو نواح کے علاقے میں تھی جب تقریباً ۱۲ بجے کے وقت ہائی اسکول پشین کی پولنگ اسٹیشن کی نگرانی کے سلسلے میں، میں اور نصراللہ خان کاکڑ امیدوار برائے قومی اسمبلی پہنچے تو وہاں پر تعینات پولیس والوں نے ہم سے وی آئی پی کارڈ اور الیکشن ایجنٹ کا سرٹیفکیٹ دیکھنے کے باوجود بدتمیزی کی، یہ سب کچھ مجسٹریٹ اورنگ زیب اور ڈی ایس پی وزیر خان نے خود کیا ہے۔ جس کی صورت حال سے ڈی سی پشین اور کمشنر کوئٹہ کو بھی آگاہ کیا گیا اور بعد میں چیف سیکریٹری صاحب کو بھی آگاہ کیا گیا۔ جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں درج ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔

واقعہ یہ ہے کہ ضمنی الیکشن این اے ۱۹۸ پشین مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۹۳ء کو بحیثیت الیکشن ایجنٹ میری ڈیوٹی پشین اور اس کے گردو نواح کے علاقے میں تھی جب تقریباً ۱۲ بجے کے وقت ہائی اسکول پشین کی پولنگ اسٹیشن کی نگرانی کے سلسلے میں، میں اور نصراللہ خان کاکڑ امیدوار برائے قومی اسمبلی پہنچے تو وہاں پر تعینات پولیس والوں نے ہم سے وی آئی پی کارڈ اور الیکشن ایجنٹ کا سرٹیفکیٹ دیکھنے کے باوجود بدتمیزی کی، یہ سب کچھ مجسٹریٹ اورنگ زیب اور ڈی ایس پی وزیر خان نے خود کیا ہے۔ جس کی صورت حال سے ڈی سی پشین اور کمشنر کوئٹہ کو بھی آگاہ کیا گیا اور بعد میں چیف سیکریٹری صاحب کو بھی آگاہ کیا گیا۔ جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ آپ اس کی ایڈمیزیبلٹی کے متعلق کچھ بتائیں۔

مولانا عبدالواسع ۔ جناب اسپیکر اس پر بحث کرنا اس سے قبل فضول ہے۔ میں ہوم منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اگر اراکین اسمبلی کی عزت اور ناموس کے نگہبانی نہیں کرسکتے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب اراکین اسمبلی کو پولیس کے ذریعے مایوس نہیں کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس پر بحث ہوجائے تو بہتر ہوگا اور یہ یقین دہانی نہیں کرائیں گے تو پھر اس

پر بحث کرنا فضول ہے۔

جناب اسپیکر - ٹریژری بنچز سے کیا جواب ہے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون) - جناب اسپیکر میرے خیال میں واقعہ حالیہ وقوع پذیر نہیں ہے اس کو ہوئے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر گیا ہے۔ یہ کافی پہلے کا واقعہ ہے اس کے متعلق جو مولانا صاحب بیان کر رہے ہیں وہ اس طرح سے نہیں ہے۔ پہلے تو اس کی ایڈمیزبلٹی نہیں ہے۔ آبجیکشن Objection ایبل ہے کہ وہ دو مہینے کا پہلے کا واقعہ ہے اور دوسری بات جو مولانا صاحب بتا رہے ہیں یہ بات نہیں ہے ان کے ساتھ نصراللہ خان کاکڑ' ان کے ساتھ دو تین مسلح گاڑیاں تھیں وہ نہ ایم پی اے تھا اور نہ ایم این اے تھا نہ اس کو اس اسلحہ کی اجازت تھی پولنگ اسٹیشن کے اندر گھسنے کی کوشش کی پولیس نے بہت سمجھایا کہ آپ اسلحہ کے زور پر ادھر نہ جائیں اگر ایک دو آدمی ہوں تو آپ اندر چلے جائیں لیکن وہ زور آوری کرتے ہوئے پولیس کے ساتھ گالی گلوچ کر کے گتھم گتھا ہوگئے پولیس نے ایڈمنسٹریٹو پوائنٹ آف ویو Point of view سے امن و امان قائم رکھنے کے لئے ان کو باہر نکالا تو شاید مولانا صاحب بھی ان کے ساتھ تھے مولانا صاحب بعد میں کھڑے ہوئے اصل مسئلہ نصراللہ کاکڑ کا تھا۔

مولانا عبدالواسع - جناب والا! اگر اسلحہ کی بات کوئی اور رکن اسمبلی کر رہے ہیں تو بہتر ہے لیکن میں ڈاکٹر کلیم اللہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اسلحہ کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں آپ کو تو اسلحہ کے ساتھ لوگوں نے دیکھا ہے چار پانچ گاڑیاں آپ کے پیچھے ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - مولانا صاحب ہماری اسلحہ کی نوعیت دوسری ہے ہم ایم این اے ہیں ایم پی اے ہیں اور ان کو حکومت نے اجازت دی ہے لیکن نصراللہ کاکڑ کون ہوتا ہے جس کے ساتھ بارہ چودہ آدمی ہوتے ہیں نہ وہ ایم پی ہے' نہ ہی سینیٹر ہے؟

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ میں آپ کو بتادوں گا جناب والا یہ واقعہ نہیں ہے کہ نصراللہ کاکڑ کے ساتھ ۳'۲ گاڑیاں اسلحہ سے بھری

ہوئی تھیں۔ صرف ایک گاڑی تھی۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) - جناب والا! وہ اس پر اس وقت بات کرسکتے تھے اگر اسپیکر نے ان کو پراپرٹی ایڈمٹ Property admit کرلیا ہے۔

مولانا عبدالباری - بلوچستان میں کسی ایم پی اے کا کوئی حق نہیں ہے کوئی وقار نہیں ہے تو وہ بھی کل ایم پی اے بن سکتے ہیں پھر ہم کارروائی کرسکتے ہیں یہ غلط بیانی کررہے ہیں کہ نصراللہ کاکڑ کے ساتھ ۲'۳ گاڑیاں تھیں صرف ایک گاڑی تھی۔ دو کلاشنکوف تھے میں یہ حقیقت بیان کررہا ہوں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - مولانا صاحب آپ غلط بیانی کررہے ہیں میں آپ کو ثابت کرکے دکھادوں گا کہ کتنی گاڑیاں تھیں۔

جناب اسپیکر - بات یہ ہے کہ آپ واقعات کی بات کررہے ہیں۔

مولانا عبدالباری - یہ پہلا واقعہ ہوا تھا لیکن اسمبلی کا اجلاس نہیں ہوا تھا یہ اسمبلی کا پہلا اجلاس ہے اس وجہ سے ہم اس کو پیش کررہے ہیں یہ تو ہمارا حق بنتا ہے بلکہ صرف حزب اختلاف کا نہیں بلکہ حزب اقتدار کا بھی ہے ہم جمہوریت کی بات کررہے ہیں اور جمہوریت چاہتے ہیں۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) - جناب اسپیکر یہاں جو مولانا صاحب نے تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ میں اور نصراللہ خان کاکڑ امیدوار قومی اسمبلی۔ پہلے تو وہاں پولیس والوں نے وی آئی پی کارڈ مانگے آپ اس چیز کی وضاحت کریں کہ وہاں پر آپ کا امیدوار کون تھا؟

مولانا عبدالباری - وہاں پر جمعیت کے امیدوار مولانا عبدالغنی صاحب تھے۔

جناب اسپیکر - بات یہ ہے کہ آپ واقعات پر بات نہ کریں مولانا عبدالواسع صاحب نے اس کی ایڈمیزیبلیٹی پر بات کی ہے۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر بے شک دو ماہ پہلے کا واقعہ ہے لیکن ان دو ماہ سے پہلے ابھی تک اجلاس نہیں ہوا ہے اس وجہ سے اس پہلے اجلاس میں پیش کر رہے ہیں اور ایم پی اے صاحبان کو وی آئی پی کارڈ دیا ہے اور ایم پی اے کی گاڑی کو اندر نہیں چھوڑتے ہیں تو اس کے معنی ہے صوبائی حکومت ایسے معاملات میں ملوث ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب اسپیکر! مولانا صاحب نے اپنی طرف سے گزارش کی کہ ایک ایم پی اے کا استحقاق مجروح ہوا ہے بات یہ تھی کہ ایک ایم پی اے کے ساتھ اگر ناجائز سلوک ہوتا ہے بات نصراللہ کی نہیں تھی جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ نصراللہ آگیا وہ جدا کیس ہے اصل میں انہوں نے اپنی بات کی ہے کہ میں بحیثیت ایم پی اے وہاں تھا۔ وہاں ایک اے سی' ایک ڈی ایس اگر میری انسلٹ Insult کرتا ہے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی بات نہیں ہے اگر ہم حزب اختلاف میں ہیں تو اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہماری بے عزتی ہو بات حقیقت کی ہے کہ ایک ایم پی اے کی حیثیت کیا ہے ایک ایم پی اے کا پروٹوکول کیا ہے بات اصل میں یہ تھی اور بات کو یہاں لمبا چوڑا کیا گیا لہٰذا اسے منظور کیا جائے لہٰذا استحقاق کے لئے کچھ کیا جائے۔

رولنگ

جناب اسپیکر - آپ تشریف رکھیں اس بارے میں میری رولنگ ہے کہ معزز رکن صاحب کو چاہئے کہ وہ یہ تحریک ۱۵ جنوری کے اجلاس سے قبل پیش کرتے کیونکہ اس تحریک میں مندرج واقعہ ۲ دسمبر کو ہوا تھا اس بناء پر اس کو حال ہی میں واقع پذیر معاملہ تصور نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا یہ تحریک اسمبلی کے قواعد و انضباط کے قاعدہ ۵۲ (۷) کی زد میں آتی ہے اور بحث کے لئے منظور نہیں کی جا سکتی۔ معزز رکن اس معاملہ کو براہ راست چیف الیکشن کمشنر کے سامنے پیش کریں۔ مزید اگر پولیس اور مقامی انتظامیہ کی زیادتی ہوئی تو کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش کی جا سکتی ہے یہ معاملہ ایسا نہیں ہے کہ اس پر صوبائی اسمبلی مداخلت کر سکے۔ مندرجہ بالا وجوہ کی بناء پر میں اس تحریک کو اسمبلی کے رول ۵۷ کے ذیلی رول ۲'۳ کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

مولانا عبدالباری ـ جناب اسپیکر ہم نے اس تحریک پر واک کرنا تھا یہ بھی تحریک پیش کردیا۔

جناب اسپیکر ـ تحریک التواء نمبر ۳ مولوی باری پیش کریں۔

مولانا عبدالباری ـ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں معزز ایوان کی توجہ ایک اہم واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۹۳ء کو علی الصبح تقریباً ۵ بجے فرنٹیئر کور اور مقامی انتظامیہ نے جن کی تعداد سینکڑوں میں تھی عوامی نیشنل پارٹی کے جنرل سیکریٹری ملک غلام سرور خان اچکزئی کے گھر واقع کلی پیر علی زئی تحصیل گلستان کو گھیرے میں لے کر تلاشی شروع کی۔ عورتوں اور بچوں کو ہراساں کیا گیا۔ جس کے باعث شریف النفس شہریوں میں خوف و ہراس پھیل گیا (اخبار کا تراشہ منسلک ہے) لہٰذا اسمبلی کی کارروائی کو روک کر اس مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر ـ تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں معزز ایوان کی توجہ ایک اہم واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۹۳ء کو علی الصبح تقریباً ۵ بجے فرنٹیئر کور اور مقامی انتظامیہ نے جن کی تعداد سینکڑوں میں تھی عوامی نیشنل پارٹی کے جنرل سیکریٹری ملک غلام سرور خان اچکزئی کے گھر واقع کلی پیر علی زئی تحصیل گلستان کو گھیرے میں لے کر تلاشی شروع کی۔ عورتوں اور بچوں کو ہراساں کیا گیا۔ جس کے باعث شریف النفس شہریوں میں خوف و ہراس پھیل گیا (اخبار کا تراشہ منسلک ہے) لہٰذا اسمبلی کی کارروائی کو روک کر اس مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر ـ جی مولانا باری صاحب۔

مولوی عبدالباری ـ جناب اسپیکر یہاں پر میرے خیال میں جو قانون بنایا گیا ہے وہ صرف مظلوم لوگوں اور شریف النفس لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے یہاں پر ازئی سے چار میل آگے وہاں پر چار دن پورے چار دن توپیں پھینکی جا رہی تھیں اور وہیں پر توپ خانے بھی ہیں اور اس کے

ساتھ ساتھ وہاں پر میں جب خود گلستان گیا وہاں مجھے خون کی بو آ رہی تھی حقیقت یہ ہے کہ گلستان کا معاملہ...... وہاں پر تقریباً سو سے زیادہ افراد مارے گئے ہیں وہاں پر نہ کوئی چھاپہ ہے اور نہ ہی کوئی تلاشی ہوئی ہے یہاں پر شریف النفس سیاسی ورکر کو سیاسی لیڈر کو ان کے گھر کی چادر اور گھر کی چار دیواری کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی ہے کوئی پرواہ ہی نہیں میرا خیال ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اس ملک میں اس صوبہ میں اس قانون میں...... یہ قانون صرف شریف لوگوں کے لئے ہے جو مجرم ہے جو قاتل ہے جن کے پاس توپیں ہیں........

مسٹر سعید احمد ہاشمی (ایڈوائزر برائے وزیر اعلیٰ) - جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں معزز رکن کو ایڈمس ایبلیٹی پر بات کرنی چاہئے معزز رکن اس طرح تقریر کر رہے ہیں جیسے آپ نے اسے ایڈمٹ کر لیا ہے۔

مولوی عبدالباری - جناب اسپیکر یہ جمہوری ملک ہے اس میں لوگوں کی عزت اور وقار ہونا چاہئے۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) - جناب اسپیکر میں اس بات پر حیران ہوں کہ مولانا صاحب اس بات پر تحریک التواء لائے ہیں یہ بات تو بہت پرانی ہے میرے خیال میں تحریک التواء بنتی نہیں ہے دوسری بات یہ........

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جب وزیر داخلہ موجود ہے تو دوسرے وزیر کو جواب دینے کا کیا حق ہے۔ ان کو کیا حق حاصل ہے؟ میرے خیال میں اس کا جواب وزیر داخلہ کو ہی دینا چاہئے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - کوئی بھی دے سکتا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - ہونا تو یہ چاہئے جب وزیر داخلہ اس ایوان میں بیٹھے ہیں اگر وہ جواب دینے کے قابل ہے تو اسے خود جواب دینا چاہئے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - اس کا تعلق مجھ سے ہے میرے گھر سے

ہے اور میرے گاؤں سے ہے اس لئے میں یہ جواب دے سکتا ہوں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ آپ وزیر......(مداخلت)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) ۔ آپ خواہ مخواہ بات کر رہے ہیں سرور خان......

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ وزیر داخلہ بیٹھے ہوئے ہیں وہ سارے صوبے کا مالک ہے صوبے میں جہاں بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے اس کا حق ہوتا ہے کہ وہ اس معاملے میں بات کریں اگر اریگیشن کا معاملہ ہوتا تو آپ جواب دے سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ وزیر داخلہ اس ایوان میں بیٹھا ہوا ہے وہ جواب دیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) ۔ نہیں جناب اسپیکر

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ کس لئے وزیر داخلہ ہے جب وہ صوبے کی لاء اینڈ آرڈر پر بات نہیں کر سکتے ہیں جواب نہیں دے سکتے ہیں؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) ۔ جناب اسپیکر صاحب یہ سرور خان صاحب نے عادت بنائی ہے کہ کسی کو اس ایوان میں بولنے نہیں دے رہے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ آپ وزیر اریگیشن ہیں آپ سے ہم اریگیشن کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں آپ وزیر داخلہ کے بارے میں جواب دے نہیں سکتے......

جناب اسپیکر ۔ سرور خان صاحب میں اپنی ذمہ داری خوب جانتا ہوں آپ پلیز Do not interrupt آپ تشریف رکھیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) ۔ پھر وزیر داخلہ اس پر بولے گا...... (مداخلت)

جناب اسپیکر ۔ آپ لوگ مجھے مخاطب ہو کر بولیں۔ (مداخلت)

ملک محمد سرور خان کاکڑ - اس کا جواب......

جناب اسپیکر - آپ لوگ تشریف رکھیں معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وہ مجھے مخاطب کرکے بات کریں۔ جی حمید خان صاحب آپ بولیں میں گزارش کروں گا کہ جناب ایک معزز رکن بات کررہا ہو تو دوسرا اس کو انٹرپٹ (interrupt) نہ کرے اگر وہ کوئی نقطہ لانا چاہتا ہو تو اس کی بات پوری ہونے کے بعد بول سکتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب اسپیکر اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں ہے کہ کوئی بھی رکن کسی بھی وقت کسی متعلقہ معاملہ میں پوائنٹ آف آرڈر پیش کرسکتا ہے۔

جناب اسپیکر - آپ مہربانی کریں کہ اس پوائنٹ آف آرڈر کی جو شق ہے وہ اس قواعد و ضوابط سے نکال دیں اور منسٹر صاحب کو بالکل اختیار دیں کہ وہ جو کچھ بولتا رہے وہ ٹھیک ہے جب ایک منسٹر موجود ہے اور معاملہ ہے لاء اینڈ آرڈر کی سچویشن Situation پر یہ ایریگیشن کا معاملہ ہے ہم نے کسی ڈیم کو پانی نہیں دینا ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - سرور خان آپ نے اس ایوان کا اتنا وقت ضائع کیا ہے کس لئے؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ - کوئی گلستان میں سیلاب نہیں آیا......(مداخلت)

میر عبدالنبی جمالی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) - جناب اسپیکر اگر سرور خان کاکڑ کا یہ فارمولا ہے تو جس نے تحریک پیش کی ہے وہ اس پر بات کریں سرور خان کاکڑ کو کوئی حق حاصل نہیں ہے وزیر داخلہ اس کا جواب دے گا لیکن سرور خان کو بھی بیٹھنا چاہئے۔

مولانا عبدالواسع - اگر کوئی ایکسیئن کے ٹرانسفر کا مسئلہ ہے تو خان صاحب بات کریں اگر ہوم کے محکمہ کا مسئلہ ہے تو......

مولوی عبدالباری - یہ کیا راز کی بات ہے کہ ہمیشہ گورنمنٹ کے جو صف اول کے حضرات ہیں وہ صرف بات کرتے ہیں درمیانی والی جو صف ہے یا تیسری صف ہے وہ خاموش رہتے

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - جناب مولانا صاحب...... جناب اسپیکر صاحب میں ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی تلاشیاں اور اچکزئیوں کے گھر میں قلعہ عبداللہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں بہتر نہیں ہے مگر مولانا صاحب نے اس واقعہ کو اس لئے موو (move) کیا ہے کہ مولانا صاحب خود اس میں ملوث ہے مولانا صاحب اور اس کی پارٹی ڈائریکٹ اس معاملہ میں ملوث ہے...... (مداخلت)

مولوی عبدالباری - حمید صاحب غلط بیانی سے کام نہ لیں۔

جناب اسپیکر - آپ تشریف رکھیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - مولانا صاحب آپ اس سارے قصے کے ذمہ دار ہیں آپ......

مولوی عبدالباری - جناب اسپیکر اگر میں ملوث......

جناب اسپیکر - آپ لوگ تشریف رکھیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - اس لئے آپ لا رہے ہیں......

مولوی عبدالباری - جناب اسپیکر یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اگر ہم ذمہ دار ہوتے تو ہم بھی مورچے میں بیٹھے ہوتے ہم اتنے بے غیرت نہیں ہیں کہ ہم اسمبلی میں بیٹھے ہوتے اور ہمارے لوگ وہاں......

جناب اسپیکر - آپ لوگ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

عبدالحمید خان اچکزئی - جس آدمی سے متعلق انہوں نے تحریک التواء لائے ہیں وہ خود اس معاملے میں ملوث ہے آپ اس کے گھر کی تلاشیاں......

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر......(مداخلت)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - ایک مخصوص آدمی کو آپ نے کیوں پک اپ

ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جناب اسپیکر صاحب! جناب اسپیکر صاحب! یہ معاملہ جیسا کہ پچھلا تحریک استحقاق والا معاملہ تھا دو ڈھائی مہینے پرانا واقعہ ہو چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس واقع میں یہی مسئلہ ہے کہ ایڈمنسٹریشن اپنی نقطہ نظر سے چونکہ یہ حساس علاقہ ہے مختلف ایریاز میں جہاں سے رپورٹ ملتی ہے وہاں کی تلاشی لی جاتی ہے اس طرح کا دو ڈھائی مہینے پہلے واقعہ ہوا ہوگا یہ فوری نوعیت کا واقعہ نہیں ہے جس پر اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کیا جائے اور اس پر بحث کی جائے یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

مولوی عبدالباری - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر........

ڈاکٹر کلیم اللہ خان - تو لہٰذا مولانا صاحب.......

مولوی عبدالباری - جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اگر یہاں پر یہ فوری نوعیت کا واقعہ ہے ہی نہیں تو حکومت ہے کس کے لئے؟ اگر کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے تو آپ لوگ جا کر کے بنگلوں میں بیٹھیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان - مولانا صاحب اگر آپ ۱۹۹۳ء کے واقعات کو.....

مولوی عبدالباری - ڈاکٹر صاحب ہمیشہ ہمارے........

ڈاکٹر کلیم اللہ خان - مولانا صاحب اگر آپ ۱۹۹۳ء کے واقعات کو......(مداخلت)

مولوی عبدالباری - ڈاکٹر صاحب ہمارے........

ڈاکٹر کلیم اللہ خان - مولانا صاحب خواہ مخواہ تقریر کے شوق میں ہیں ان کو تو تقریر کا آپ کو موقع ملے گا یہ ۱۹۹۳ء کا ڈھائی مہینے پہلے کا واقعہ ہے آج عوامی مسئلہ نہیں ہے فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے کہ آپ اس پر بحث و مباحثہ کریں اور اسمبلی کی کارروائی کو التواء میں ڈالیں لہٰذا ایڈمس ایبلیٹی کی بات ہی نہیں ہے آپ تقریر کس چیز پر کر رہے ہیں مہربانی کر کے کوئی اور مسئلہ اٹھائیں۔

(Pick up) کیا ہے کس لئے؟

سردار محمد اختر مینگل - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر ویسے ہر کوئی تحریک......

سردار محمد اختر مینگل - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر - جی۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب اسپیکر یہاں جو بھی تحریک پیش کی جاتی ہے خواہ تحریک التواء یا تحریک استحقاق ہو تو وہاں سے جواب ملتا ہے کہ اس کو کافی عرصہ ہو چکا ہے۔ اس پر بحث نہیں کی جاسکتی۔ میرے خیال میں جتنا بھی عرصہ گزر چکا ہو کیونکہ کافی عرصے کے بعد اسمبلی کا پہلا اجلاس ہے ہم اسپیکر سے گزارش کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ ایوان کے سامنے پیش کیا جائے کہ آیا یہ بحث طلب ہے یا نہیں۔ یہاں تو کوئی اریگیشن کا مسئلہ اٹھاتا ہے اور کوئی گلستان کا۔ بات یہ ہے کہ فرنٹیر کور کے حرکتوں سے ہماری ٹریژری بینچیز والے مطمئن ہوں۔ ان کی جو حرکتیں یا ان کے ہاتھوں سے جو کچھ ہو رہا ہے۔ اگر ٹریژری بینچیز والے مطمئن ہیں تو میرے خیال میں عوام کو مطمئن ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) - جناب اسپیکر جیسا کہ اختر جان جرنلی Generally کہہ رہے ہیں۔ فرنٹیر کور کے بارے میں جب کہ فرنٹیر کور کا مسئلہ یہاں زیر بحث نہیں۔ مسئلہ کوئی اور ہے۔ فرنٹیر کور کے بارے میں وہ ایوان میں قرارداد لائیں تو اس پر بحث ہو سکتی ہے۔ یا جس دن لا اینڈ آرڈر پر بحث ہوگی اس دن اس مسئلے کو ڈس کس کی جاسکتی ہے۔ بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ پرانا واقعہ ہے۔ اس لئے اس پر بحث قاعدے کے تحت نہیں کی جاسکتی۔

سردار محمد اختر مینگل - ڈاکٹر صاحب آپ اس فارمولے پر عمل کریں جو چلا گیا اس کو بھول جائیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) - میں یاد دلا رہا ہوں۔

جناب اسپیکر - یہ معاملہ فوری اور عوامی نوعیت کا حامل نہیں کیونکہ یہ تحریک ۱۵ جنوری

۱۹۹۴ء سے قبل پیش کی جانی چاہئے تھی۔ اس لئے اس تحریک کو رولز ۷۲ کے تحت مسترد کیا جاتا ہے۔ تحریک التواء نمبر ۸ ملک محمد سرور خان کاکڑ پیش کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب اسپیکر تحریک یہ ہے

عبدالقہار خان ودان (وزیر جنگلات) - پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر آپ کی نالج Knowledge کے لئے جو معزز اراکین تحریک استحقاق یا تحریک التواء ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں ایوان میں پیش ہونے سے پہلے اسپیکر اپنے چمبر میں دیکھتے ہیں قواعد کے تحت استحقاق یا التواء بنتی ہے یا نہیں۔ اگر کوئی تحریک قواعد کے تحت ایڈمسزبل نہیں تو اسپیکر اپنے چیمبر میں اس کو ختم کرتا ہے۔ لیکن یہاں دیکھا گیا ہے کہ ہر تحریک استحقاق یا التواء جو رولز کے تحت نہیں بنتا لیکن پھر بھی اسمبلی فلور پر پیش ہوتی ہیں۔ اور رولنگ دے کر ان کو ختم کیا جاتا ہے۔ بجائے ان کو فلور پر خلاف ضابطہ قرار دینے کے آپ اپنے چیمبر میں محرکین کو بتا دیں کہ یہ تحریک التواء یا تحریک استحقاق نہیں بنتی۔ کیونکہ ہر مسئلے کو یہاں لے آنے سے غیر ضروری بحث کرنے اسمبلی کا ٹائم ضائع ہوتا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب آپ اسپیکر کو ایڈوائز نہ کریں اسپیکر صاحب اپنا کام خود بہتر جانتا ہے۔

جناب اسپیکر - ملک محمد سرور خان کاکڑ اپنی تحریک پیش کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۲۱ جنوری کے اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ایک سینیٹر کے برادران نے متحدہ عرب امارات کے شہزادہ محمد خالد النھیان کے شکاری ٹیم کے چار ارکان کو دکی سے اغوا کر لیا۔ اور مغویوں کی رہائی کے لیے چار لاکھ روپے کا تاوان طلب کیا ہے۔ یہ نہ صرف صوبہ بلوچستان کی عزت کا سوال ہے بلکہ پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے اچھے تعلقات پر ضرب کاری ہے۔ لہٰذا ایوان کی کاروائی کو روک کر اس نہایت اہم اور حساس نوعیت کے معاملہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ ۲۱ جنوری کے اخبارات میں خبر

شائع ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ایک سینیٹر کے برادران نے متحدہ عرب امارات کے شہزادہ محمد خالد النہیان کے شکاری ٹیم کے چار ارکان دکی سے اغوا کرلیا۔ اور مغویوں کی رہائی کے لیے چار لاکھ روپے کا تاوان طلب کیا ہے۔ یہ نہ صرف صوبہ بلوچستان کی عزت کا سوال ہے بلکہ پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے اچھے تعلقات پر ضرب کاری ہے۔ للذا ایون کی کارروائی روک کر اس نہایت اہم اور حساس نوعیت کے معاملہ پر بحث کی جائے۔

سرور خان صاحب اس کی ایڈمزیلیٹی پر بات کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ – جناب اسپیکر یہ حالیہ وقوع پزیر واقعہ ہے اور فوری اہمیت کا حامل ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں لاا ینڈ آرڈر سچویشن ہے یا صورت حال آئے دن جتنے واقعات ہو رہے ہیں یہ آپ حضرات کے علم میں ہیں۔ للذا جناب اسپیکر آپ اس کو قاعدے کے تحت اسمبلی سے رائے لی جائے کہ اس کو منظور کیا جائے یا نا منظور۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون) – جناب اسپیکر یہ واقعہ ہم نے بھی اخباروں میں پڑھا جس طرح سرور خان صاحب بتا رہے ہیں۔ شاید ان کے تعلقات اب زیادہ شروع ہو گئے ہو۔ کچھ پہلے بھی تھا لیکن اب اس نے اپنا ٹریک Track منتقل کردیا یہ دوسری بات ہے۔ جناب اسپیکر اگر شہزادوں کو پراپر proper طریقے سے اجازت ملی ہے۔ تو یہ ہمارا فرض بنتا ہے۔ کہ ہم ان کو پروٹیکشن protection دیں اور اب اس کی تفتیش کرنی ہے۔ کہ ان کو پرمنٹ ملا ہے۔ یا نہیں۔ اور جس طرح اخباری بیانوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو واقعہ ہوا ہے۔ ان کی گاڑیاں برآمد کی گئی ہے۔ تفتیش وہاں کے کمشنر اور ڈپٹی کمشنر نے کرائی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ – جناب اسپیکر یہ واقعات کی بات نہیں میں اس کی ایڈمزیلیٹی کی بات کرتا ہوں۔ کہ کیا یہ فوری اہمیت کا اہم معاملہ ہے کہ نہیں۔ اس سلسلے میں ہاؤس سے رائے لی جائیں

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ملازمتہاو نظم و نسق عمومی) – جناب اسپیکر اسمبلی میں ڈس کشن Discussion کے بغیر بھی ہمارا فرض بنتا ہے کہ جو لوگ شکار کے لیے اجازت نامہ لیں اور حکومت ان کو پروٹیکشن مہیا نہ کریں یہ زیادتی والی بات ہے۔ ہم اس کے

مکمل تحقیقات کر کے اس کا جائزہ لیں گے۔ اور جو مجرم پائے جائیں ان کو سزا ضرور سزا ملے گی۔

جناب اسپیکر — وزیر داخلہ یا وزیر اعلیٰ صاحب اس بارے میں وضاحت کریں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) — جناب اسپیکر جیسا کہ اخباروں میں خبر آئی ہے کہ کسی شیخ کی گاڑی چھینی گئی ہے۔ سرور خان صاحب نے کسی سینیٹر صاحب کے بھائیوں کا نام لیا اگر سرور خان صاحب اس سینیٹر کے بھائی کا نام بتا دیں تاکہ تحقیقات کرانے میں آسانی ہو۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ — جناب اسپیکر مجھے پتہ نہیں کہ کون سے سینیٹر کا بھائی ہے۔ اخبار میں لکھا ہوا ہے۔ میں اس اخبار کے حوالے سے تحریک لایا یہ اخبار کا تراشہ ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ — جناب یہ اخبار کی باقاعدہ خبر ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ایک وزیر اعلیٰ قائد ایوان ہاؤس میں اخبار پڑھنے کے بعد بھی یعنی غلط بیانی سے کام لے رہا ہے یہ کتنی زیادتی کی بات ہے خبر خود پڑھ لیا یہ اخبار کی خبر ہے چار دن پہلے آئی ہے اور آپ کو سیکرٹ رپورٹیں بھی ملتی ہے سب کچھ ملتا ہے اور پھر بھی آپ ایوان میں کہتے ہیں کہ کون لوگ تھے سرور خان بتا دیں یعنی کتنی زیادتی کی بات ہے یہ اخبار کی خبر ہے اس میں غلط بیانی سے کام لینا بہت بری بات ہے

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) — پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب، جناب اخبار کے تراشے کے اوپر کسی کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا ہے اگر کسی کے ساتھ ثبوت ہو تو پھر اس کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے اخبار میں تو طرح طرح کی باتیں آتے ہیں اور آپ کو پتہ ہے جو آج کل اخبارات میں چھپ رہے ہیں اس طرح آپ کسی سینیٹر کے خلاف یا کسی وزیر کی یا کسی دوسرے کے خلاف آپ اس طرح کھل کر نہیں بول سکتے اگر سب باتیں درست ہو یعنی آج کے اخبار میں جو باتیں آئی ہے اس کے متعلق آپ دیکھ لیں جو اس میں اکثریت آپ کو ادھر ادھر کی باتیں ملیں گے اس وجہ سے میں یہ کہتا ہوں کہ اخبار کے تراشے کو بہانہ بنا کر کسی کو خراب نہیں کرنا چاہیے

ملک محمد سرور خان کاکڑ — جناب اسپیکر صاحب یہ ایک معزز اخبار ہوتا ہے اس کی

خبریں ہر آدمی پڑھتا ہے (مداخلت)

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب اسپیکر صاحب بات یہ نہیں ہے بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب یا وزیر داخلہ صاحب کو ان چیزوں کا علم ہونا چاہیے کہ ایک اس قسم کا ایشو جو علاقے میں اس سے زیادہ سنسیٹو ایشو sensetive assue نہیں ہو سکتا وہ ہمارے مہمان ہے باہر سے اگر آگئے اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا جو کچھ ہوا ہے اس چیز کے لیے ویسے بھی ہمارے خیال میں گورنمنٹ کو باخبر ہونا چاہیے جہاں تک مندوخیل صاحب کی بات ہے کہ ہمیں اخبار کے بات پہ کچھ نہیں کرنا چاہیے ٹھیک ہے اخبار کچھ نہیں ہے لیکن پھر گورنمنٹ کو اس چیز کا علم ہو وزیر داخلہ اور وزیر اعلیٰ صاحب کو علم ہونا چاہیے اور کم از کم اپنا موقف بتانا چاہیے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب میں سمجھتا ہوں کہ سرور خان کاکڑ کی تحریک التواء پر جو چیف منسٹر نے جو کہا کہ گاڑی کی ریکوری ہوئی ہے اور ہم پر Investigate کریں تے اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ سرور خان کو اب اس تحریک پر زور نہیں دینا چاہیے اور جب چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ اس کو پراپرلی لیگلی انویسٹی گیٹ properly-legally Investigate گیٹ کریں گے اور وہ کر رہے ہیں تو اس مسئلے کا کوئی حل تو نکلے گا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب ایسے ہزاروں واقعات ہیں اگر میں ان واقعات کو شروع کروں تو دو گھنٹے لگیں گے میں چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کو ہم نہیں چاہتے کہ ہم حکومت کے لیے کوئی مسئلہ پیدا کریں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں اور معزز ایوان کے نوٹس میں یہ واقعات لانا چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں لاء اینڈ آرڈر کا جو صورت حال ہے وہ بہت خراب ہے کل شام کو پشین میں ڈاکو نے ایک آدمی سے پک اپ چھینی ہے یہ کل کا واقع ہے اور اسی طرح کئی لوگوں کو قتل کیا گیا ہے کئی آدمیوں سے گاڑیاں لے گئی ہے اس طرح مختلف واقعات ہوئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اگر میرا تحریک التواء لاء اینڈ آرڈر سے متعلق ہے اور اسمبلی کے قاعدے کے مطابق ہے تو پھر آپ اس کو منظور کریں

جناب اسپیکر - قائد ایوان کے بعد آپ اپنے تحریک پر زور دیتے ہیں؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ بالکل دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر ۔ تو پھر اسمبلی سے اس کی اجازت طلب کی جاتی ہے کہ آیا اس کو منظور کیا جائے یا نہیں

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں پہلے سے جو کچھ آتے ہیں وہ پہلے سے گورنمنٹ کر رہی ہے۔

جناب اسپیکر ۔ جب میں بول رہا ہوں تو آپ بیٹھ جائیں۔

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر صاحب سب سے بہتر تجویز یہ ہے کہ امن و امان کے لے ایک دن مختص کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) ۔ جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ امن و امان کے مسئلے پر ایک دن آپ مختص کرے باقی جہاں تک سرور خان کی بات ہے

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ حکومت کے نوٹس میں یہ واقعات لاؤں

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) ۔ میرے خیال میں جو عرب شیخ تھا اس کو پتہ چل گیا کہ آپ نے واقعی تحریک پیش کی ہے۔

جناب اسپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں چونکہ آٹھ معزز اراکین اس تحریک کے حق میں اپنے سیٹوں پر کھڑے ہوئے تھے اس لیے اس کو بحث کے لیے منظور کی جاتی ہے اور بیس تاریخ کو ایجنڈے کی کارروائی کے بعد اس پر دو گھنٹے بحث کی جائے گی

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) ۔ جناب اس کو تو ویسے آپ نے منظور کرنا تھا آپ منظور کریں اس کو بھی جنرل عام ڈسکشن Discussion کے زمرے میں لانا ویسے بھی ڈسکشن کرنی ہے اس کے لیے کوئی دن مقرر کریں یا سارے ٹاپکس اس میں آٹو میٹکلی

آجائیں گے

جناب اسپیکر - آپ تشریف رکھیں جب میں نے رولنگ دے دی ہے

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) - جناب ایک بات سرور خان اور سردار محمد حسین کی معلومات کے لیے۔

جناب اسپیکر - آپ تشریف رکھیں یہ معاملہ ختم ہو گیا میں نے رولنگ دے دی ہے۔

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) - سرور خان اور سردار محمد حسین کے معلومات لئے اگر۔

جناب اسپیکر - آپ تشریف رکھیں جب میں نے اس مسئلے پر رولنگ دے دی تو آپ تشریف رکھیں (مداخلت) میں کہہ رہا ہوں آپ تشریف رکھیں آپ کو اجلاس کی کارروائی سے معطل کیا جاتا ہے آپ نکل جائیں میرے بار بار کہنے کے باوجود آپ نہیں بیٹھ رہے ہیں آپ ہاؤس سے نکل جائیں عبید اللہ بابت۔

(معزز رکن عبداللہ بابت ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب اسپیکر - نیکسٹ ایٹم next Item

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب اس پر ہم پروٹیسٹ protest کرتے ہیں

جناب اسپیکر- آپ تشریف رکھیں آپ تشریف رکھیں نیکسٹ ایٹم next Item

جناب اسپیکر - معزز اراکین اسمبلی قواعد و انضباط کار قاعدہ نمبر ۱۲۸ کے مطابق یہ نئی منتخب اسمبلی جتنی جلد ممکن ہو سکے مندرجہ ذیل نو مجالس قائمہ اسمبلی کے معیاد تک منتخب کریں۔ جن کی تفصیل اس طرح سے ہے : -

(۱) مجلس قائمہ جنرل ایڈمنسٹریشن۔

(۲) مجلس قائمہ برائے خوراک وزراعت۔

(۳) مجلس قائمہ برائے صنعت، محنت، تعلیم، صحت اور لوکل گورنمنٹ۔

(۴) مجلس قائمہ برائے مال ' خزانہ ' ترقی۔

(۵) مجلس برائے حسابات عامہ۔

(۶) مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات۔

(۷) مجلس برائے مالیات۔

(۸) مجلس برائے ایوان و لائبریری۔

(۹) مجلس برائے سرکاری مواعید۔

اب جناب وزیر قانون سے درخواست ہے کہ وہ کمیٹیوں کی تشکیل کے متعلق میں تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور) ۔ جناب اسپیکر صاحب چونکہ یہ ایک بڑا لمبا مسئلہ ہے اس کے لیے ٹائم چاہیے کم از کم اس کو التواء میں رکھیں اگلے سیشن کے لیے اپوزیشن اور حزب اقتدار دونوں بیٹھ کر اس مسئلے کو میرے خیال میں کوشش کر کے اچھی طرح سے اس کو حل کریں گے۔ اس کے لیے ٹائم چاہیے اسمبلی کے فلور پر بہت مشکل ہے کہ اس کا ڈیسیژن decision ہو سکے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) سر عرض یہ ہے کہ پہلے یہ جو کمیٹیاں ہیں یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے کہ ان کو آئندہ اجلاس کے لیے ملتوی کیا جائے حالانکہ یہ اجلاس بھی فروری تک چلنے کا اور معزز اراکین کے لیے بہت وقت ہے کہ کسی دن یا اسی سیشن کے دوران ان کمیٹیوں کا اعلان کریں کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ اگر اس دوران کمیٹیوں کا اعلان نہیں ہوا تو پھر ہمارے جتنے معاملے ہیں وہ التواء میں پڑ جائیں گے اور ان کے فیصلے اس معزز ایوان چھ مہینے یا سال تک لگ جائے گا اور کوئی فیصلہ نہیں ہو سکے گا یہ کوئی ایسا بڑا مسئلہ نہیں ہیں کہ کمیٹی کے ممبران کو نامزد کرنا کوئی بڑا مسئلہ ہے۔ ہمارے قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف صاحبان بیٹھ کر کے دو منٹ میں فیصلہ کر سکتے ہیں ان کو اتنا وقت دینے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ان کو اتنا وقت دینا چاہئے ہیں مہربانی کر کے اس سیشن کے دوران دس فروری تک کسی دن بھی یہ اعلان کر سکتے ہیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی ۔ اگر اجازت ہو جب کہ آپ کے علم میں ہے کہ کل ہم نے کوشش کی تھی کہ کنسنسز (consensus) اس میں ہو جائے اپوزیشن اور ٹریژری بنچز میں لیکن اب تک گفت و شنید جاری ہے، ہماری کوشش ضرور ہو گی کہ اس سیشن کے دوران ہم کسی کنسنسز (consensus) پر پہنچ جائیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو سکا تو اس کا پروسیجر مقرر ہے الیکشن ہوں گے اور منتخب ہوں گے یہ اسٹینڈنگ کمیٹیز۔

جناب اسپیکر ۔ اس ایٹم کو اسمبلی کے اگلے اجلاس میں جنوری تک معطل کیا جاتا ہے اس میں اس کو دوبارہ پیش کیا جائے گا جناب اسپیکر! اب اسمبلی کا اجلاس ہیں جنوری صبح گیارہ بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بج کر سترہ منٹ دوپہر مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۴ (بروز پنج شنبہ) گیارہ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)